إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۸ | ۲۶ محرم ۱۳۵۹ھ | ۶ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش | ۶ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۴۔ امان۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے یکم امان کے تار سے اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام بخیر و عافیت کنیجی پہونچ گئے ہیں۔ نیز ۳؍ امان کا تار مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے نصرت گرلز ہائی سکول کی مڈل کلاس کا سالانہ امتحان زیر نگرانی ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گورداسپور یکم ماہ امان سے ہو رہا ہے۔ طالبات کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے چوہدری بدرالدین صاحب کو سانڈھن (یو۔پی) میں بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

ڈاکٹر صوفی احمد صاحب ابن جناب صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ نیز چوہدری ظہور احمد صاحب ہیڈ کلرک نظارت تعلیم وتربیت کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

میاں خیر دین صاحب کھماچوں ضلع جالندھر بعمر ۲۷ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی لاش بذریعہ لاری لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ بلندئ درجات کے لئے دعا کی جائے۔

جماعت احمدیہ قادیان کا شاندار یوم التبلیغ

قادیان ۴۔ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش۔ ۳۔ ماہ امان مطابق ۳ مارچ کا یوم التبلیغ جو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے مقرر تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت عمدگی سے منایا گیا۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے اپنے عملہ سمیت دن رات معروف رہ کر نہ صرف اس یوم التبلیغ کے لئے نہایت ہی مفید اور قیمتی لٹریچر تیار فرمایا۔ بلکہ انتظامات بھی نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کئے۔ بیرونی جماعتوں کے لئے ضروری ہدایات تو بذریعہ اخبار شائع فرمائیں اور لوکل جماعت کو بذریعہ جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن آگاہ کیا۔ جنہوں نے تمام محلہ جات کے پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں تک نظارت دعوۃ وتبلیغ کی ہدایات پہونچائیں۔ ہر محلہ کے افراد کی تعداد کے لحاظ سے اردگرد کے دیہات تبلیغ کے لئے تقسیم کر دیئے گئے انفرادی طور پر گفتگو کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے علاوہ تعلیم یافتہ اصحاب میں تقسیم کرنے اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو پڑھ کر سنانے کے لئے اردو۔ گورمکھی۔ انگریزی اور ہندی وغیرہ زبانوں میں صیغہ نشر واشاعت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر بھی مہیا کر دیا گیا۔ مرکزی دفاتر اور مدارس میں تعطیل کی گئی۔ تاجروں اور پیشہ وروں نے صبح سے شام تک اپنا کاروبار بند رکھا۔ معذورین کے سوا قریباً تمام اصحاب اپنے اپنے محلہ میں دعا کرنے کے بعد مقررہ گاؤں کو روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت یہ ہدایت کر دی گئی۔ کہ اگر کسی جگہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے۔ تو اس کی اطلاع دفتر دعوۃ وتبلیغ میں دی جائے اس غرض کے لئے دفتر رات کو ساڑھے نو بجے تک کھلا رہا۔

الغرض تمام اصحاب نے صبح سے شام تک قادیان کے اردگرد دس بارہ میل کے حلقہ میں تبلیغ کی۔ بعض اصحاب اجازت لے کر دور کے مقامات میں بذریعہ ریل اور سائیکلوں کے بھی گئے۔ غیر مسلم عہدہ داران سرکاری کو تبلیغ کرنے کے لئے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب تشریف لے گئے۔ جنہوں نے اسلام کے وہ احکام جو رعایا اور راعی کے متعلق ہیں۔ اور جن پر ہماری جماعت کاربند ہے۔ ان پر واضح کئے۔ علاوہ ازیں اسلام کی اہم خصوصیات بھی ان کے سامنے پیش کیں اور بتایا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔

٢٦٥

بیرون ہند مثلاً سماٹرہ۔ جاوا۔ لکادیپ اور مشرقی افریقہ کے طلباء کو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی سرکردگی میں ضلع گورداسپور کی خاص خاص درسگاہوں مثلاً بٹالہ۔ دھاریوال وغیرہ میں بھیجا گیا۔ تاکہ وہاں اپنے حالات سنا کر تبلیغ کریں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے مبلغین کی باتوں کو توجہ سے سنا۔ اور مبلغین کی خوش کلامی بردباری اور تحمل کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ بعض جگہ لوگوں نے قادیان آنے اور خود یہاں کے حالات کا مشاہدہ کرنے کا وعدہ کیا۔ جو لٹریچر ان کو دیا گیا۔ اسے انہوں نے خوشی سے لیا۔ اور دوسروں کو پڑھ کر سنانے کا وعدہ کیا۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مقامی مستورات نے بھی بعض غیر مسلم

فوجی نوعیت کی ورزش کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

اطلاع عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے قواعدِ تحفظ ہند کے قاعدہ ۵۴ کے تحتی قاعدہ (۱) اور قاعدہ ۵۸ کے تحتی قاعدہ (۲) کے ماتحت حاصل ہیں ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء سے دو احکام صادر کئے ہیں پہلے حکم میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اضلاع لاہور۔ امرتسر اور راولپنڈی کی حدود کے اندر کسی پبلک مقام پر کوئی شخص جو دس یا اس سے زیادہ اشخاص پر مشتمل اجلاس میں شریک ہو کوئی ہتھیار (سوائے تلوار کے جو نیام میں ہو) یا کوئی ایسی چیز نہیں رکھے گا جو ہتھیار کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہو۔ اس حکم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو کسی ایسے جلوس پر عائد ہو جس کے متعلق پولیس ایکٹ مصدرہ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۳۰ کی تحتی دفعہ (۳) کے ماتحت باقاعدہ طور پر لائسنس جاری کیا گیا ہو۔

دوسرے حکم میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی حدود کے اندر کوئی شخص اسلحہ یا ایسی چیزوں کے ساتھ یا ان کے بغیر جو بطور اسلحہ استعمال کی جا سکتی ہوں۔ فوجی نوعیت کی کسی ورزش۔ تحریک یا ڈرل وغیرہ میں حصہ نہیں لے گا۔ اس حکم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو تاج برطانیہ کی افواج کے کسی ممبر یا کسی ایسی ڈرل پر عائد ہو۔ جو کسی سکول یا کالج کی عمارات کے اندر ایسے سکول یا کالج کے عام نصاب تعلیم کا ایک حصہ ہو۔ یہ حکم ان مجالس پر بھی عائد نہیں ہوگا۔ جو ہندوستان میں بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ) اور گرل گائڈز ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ) کے نام سے مشہور ہیں۔ نیز حکم مذکور کسی ضلع کی حدود کے اندر کسی ایسی جماعت پر عائد نہیں ہوگا۔ جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بذریعہ تحریر اس حکم کے نفاذِ عمل سے مستثنیٰ کیا ہو۔

ان احکام کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے۔ کہ جلوسوں کو طاقت کے مظاہرہ کے لئے ایک موقع بنانے کی عادت بڑھ رہی ہے۔ اور ایسی متعدد نام نہاد رضاکار جماعتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو فرقہ وارانہ بنیادوں پر منظم کی گئی ہیں۔ ان احکام سے یہ ہرگز مقصود نہیں کہ مسلمہ رواج کے مطابق مذہبی تہوار اور اسی قسم کے دیگر مواقع پر جلوس نکالنے کے طریق میں مزاحمت کی جائے لیکن بہت سے مقامات پر یہ بات عام ہو گئی ہے۔ کہ دوسرے موقعوں پر اور اکثر اوقات بہت ہی قلیل عرصہ کا نوٹس دینے پر جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اور ان جلوسوں میں اسلحہ یا ایسے آلات ساتھ رکھے جاتے ہیں جو بطور اسلحہ استعمال کئے جا سکیں۔ اس طرح جو مظاہرے کئے جاتے ہیں۔ ان سے پبلک پر پریشان کن اثر پڑتا ہے۔ اور امن عامہ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ پہلا حکم اس رجحان کو دبانے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ فی الحال اسے ان اضلاع تک محدود رکھا گیا ہے۔ جہاں مذکورہ بالا طریق بہت زیادہ رائج ہے۔ دوسرا حکم جو تمام صوبہ پر عائد ہوگا۔ رضاکار جماعتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ جماعتیں باوردی ہوتی ہیں۔ فوجی ڈرل کرتی ہیں۔ اور ایسے آلات ساتھ رکھتی ہیں جو حملہ کرنے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بجا طور پر تاج کی افواج تک محدود ہونی چاہئیں۔ گذشتہ چند مہینوں میں ان جماعتوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور وہ اب طاقت کی نمائش کرتی ہیں۔ جس کے باعث قوم کے مختلف فرقوں میں رقابت پیدا ہو گئی ہے۔ اور فرقہ وارانہ تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اس طرح یہ جماعتیں نہ صرف قانون پسند لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بن گئی ہیں۔ بلکہ امن عامہ کے لئے بھی خدشہ کا موجب ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ ان جماعتوں کی علانیہ سرگرمیوں کو بند کیا جائے۔ اس حکم سے فزیکل ٹریننگ یا ان جماعتوں کی سرگرمیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگی جو خالص طور پر خدمت خلق کے کام میں مصروف ہیں۔

یہ احکام سراسر صوبہ کی حفاظت اور امن کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کئے گئے ہیں اور حکومت پنجاب امید کرتی ہے کہ ان پر عمل درآمد میں کرنے میں عوام ہر ممکن امداد دیں گے۔

دارالانوار کمیٹی کا جنرل اجلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالانوار کمیٹی کا جنرل اجلاس ۲۲ ماہ امان ۱۳۱۹ہش کو بعد اجلاس مجلس مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوگا۔ ممبران دارالانوار کمیٹی سے درخواست ہے کہ اس میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۳ مارچ۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جنگ جاری رہیگی۔ جب تک جرمنی کا مقصد حاصل نہ ہو جرمن افواج منتظر ہیں کہ کب انہیں فیصلہ کن حملہ کا حکم دیا جاتا ہے یہ حملہ تمام جنگی حربوں کو ملا کر ہوگا۔

ماسکو ۲ مارچ۔ افغانستان کی شمالی سرحد پر سوویٹ ری پبلک کا علاقہ تاجکستان ہے۔ حکومت روس نے اس علاقہ میں سڑکوں کی تعمیر بڑی سرگرمی سے شروع کردی ہے۔ اس علاقہ کا صدر مقام سٹالن آباد ہے۔ اور وہاں سے مختلف علاقوں کو سڑکیں نکالی جارہی ہیں

کراچی ۲ مارچ۔ امپیریل ایر ویز کا ایک ہوائی جہاز جو ڈاک لے کر کراچی اور اسکندریہ کے درمیان آتا جاتا تھا آج ایران اور عرب کے درمیانی رقبہ میں کہیں گم ہوگیا۔ اس رقبہ میں سمندر بھی ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں سمندر میں نہ گر پڑا ہو۔ کئی ہوائی جہاز اس کی تلاش میں گئے۔ اس میں سولہ مسافر تھے جن میں ایک سر سلطان احمد بھی ہیں۔ جو وزیر ہند کے مشیر کے عہدہ کا چارج لینے کے لئے جارہے تھے۔ ہوائی جہاز کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا تھا۔ مگر وہ ناقابل فہم تھا۔

کراچی ۲ مارچ۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سکھر کے فسادات کے مصیبت زدگان میں پچاس ہزار روپیہ بطور قرض تقسیم کیا جائے۔ ہر شخص کو تین تین سو روپیہ ملے گا۔ اور تین روپیہ سالانہ سود لیا جائے گا۔

لنڈن ۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک ایسا براڈکاسٹنگ سٹیشن موجود ہے۔ جو برطانیہ میں نازی پروپیگنڈا کرتا ہے۔ تقریریں انگریزی میں اور برطانوی لب و لہجہ میں کی جاتی ہیں۔ اور برٹش پبلک کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ ہمیں جرمنی کے خلاف جنگ بند کردینی چاہئیے۔ ابھی تک اس کا سراغ نہیں لگایا جاسکا۔

کلکتہ ۲ مارچ۔ رام گڑھ کانگرس سیشن میں پیش کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی نے جو مسودہ ریزولیوشن تیار کیا ہے اس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا جس کا مقصد مکمل آزادی ہے۔ کرکوئی تیز دینا ہو اس کے متعلق بیان دیتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ کہ مصالحت کا دروازہ لارڈ زٹلینڈ نے بند کیا ہے۔ کانگرس نے نہیں بے بسی کے ساتھ اپنے ملک کی غلامی پر قناعت کرنے سے جیلوں میں زندگی بسر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ برطانیہ کی موجودہ پالیسی کی موجودگی میں کانگرس اس کی کوئی امداد نہیں کرسکتی۔

لاہور ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ کی پیروی گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر مہادیو بھائی ڈیسائی اور مسٹر سرت چندر بوس کریں گے۔ مقدمہ ۱۱ مارچ کو ہائیکورٹ میں پیش ہوگا۔

بمبئی ۲ مارچ۔ آل انڈیا ریڈیو نے کل سے ہندوستان کے تمام ریڈیو سٹیشنوں پر ہارمونیم بجانے کی ممانعت کردی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے ماہرین راگ نے اس کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ ڈاکٹر ٹیگور کی رائے میں یہ کوئی ساز نہیں ہے۔

لنڈن ۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اور جاپان میں ایک معاہدہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔ جس کے رو سے دونوں ملک چین کو باہم تقسیم کر لینگے جس طرح پولینڈ کو روس اور جرمنی نے بانٹ لیا تھا۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس اور جاپان کی سازباز ہم قطعاً برداشت نہیں کرسکتے۔ اور نہ ہی چین میں بالشوازم پھیلنے دیں گے۔

بیت المقدس ۳ مارچ۔ عربوں کی اراضی خریدنے کی یہودیوں کو ممانعت کے قانون کے خلاف آج یہودیوں نے مظاہرات کئے۔ جنہیں تھانہ پر پتھر برسا کر کئی سپاہی زخمی کر دئیے تل ابیب میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے

برسلز ۳ مارچ۔ کل بیلجیم اور جرمن طیاروں میں فضائی جنگ ہوئی جس میں ایک جرمن طیارہ نیچے گرا لیا گیا۔

لنڈن ۳ مارچ۔ کل جزیرہ اردبا کے نزدیک ایک جرمن جہاز خودکشی کرکے غرق ہوگیا۔

بمبئی ۴ مارچ۔ آج بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں عام ہڑتال شروع ہوگئی شہر کے ۸۰ کارخانوں میں سے ۷۰ کارخانوں کے ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ ابھی تک حالات پرامن ہیں۔ دو تین جگہ مزدوروں کو ڈرانے دھمکانے اور پتھر برسانے کے واقعات ہوئے۔ پولیس نے کچھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ عورتیں بھی ہڑتال میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ جو تھوڑے سے مزدور کام کر رہے ہیں۔ ان پر عورتوں نے پکٹنگ کیا

دہلی ۴ مارچ۔ امپیریل ایر ویز کا ہوائی جہاز جو لاپتہ ہوچکا ہے۔ اب اس کے مسافروں کے زندہ بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ کیونکہ جہاں اس کے گم ہونے کا خیال تھا۔ وہاں ایک ٹوٹے ہوئے جہاز کے ٹکڑے پائے گئے ہیں۔ اب اس کی تلاش میں کوئی جہاز نہ جائے گا۔

لنڈن ۴ مارچ۔ آج صبح کے فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی مورچہ میں سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں گشتی دستے ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں

لنڈن ۴ مارچ۔ آج جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے برطانیہ کے ایک مسافر بردار جہاز دو مالا پر نہایت ظالمانہ حملہ کیا۔ جس سے بہت سے مسافر ہلاک ہوگئے۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد ہندوستانی جہاز رانوں کی تھی۔

لنڈن ۴ مارچ۔ برطانیہ نے جرمنی سے اٹلی کو جانے والے کوئلہ پر جو پابندی عائد کی ہے۔ اس کے خلاف اٹلی نے اعلان احتجاج دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جرمنی سے کوئلہ کی سپلائی اٹلی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے۔ کہ آج سے تین ماہ قبل اسی لئے اٹلی کو اطلاع دے دی گئی تھی۔ کہ جرمنی سے کوئلہ باہر نہ جاسکے گا۔ تاکہ اٹلی اور انتظام کرے۔ پھر برطانیہ اٹلی کو کوئلہ دینے کے لئے تیار ہے

لنڈن ۳ مارچ۔ دو برطانوی جہازوں نے جرمنی پر پرواز کی۔ برطانیہ کی وزارت پرواز کا بیان ہے۔ کہ ان پر سات جرمن طیاروں نے حملہ کیا مگر ان میں سے دو نیچے گر گئے۔ دونوں برطانوی جہاز صحیح و سالم واپس آگئے۔

ہیلسنکی ۳ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ فن افواج وی پوری کی حفاظت کے لئے جان توڑ مقابلہ کر رہی ہیں۔ روسی طیاروں کی بمباری نے شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا ہے۔ چار دیواری کے اندر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور خیال یہی ہے کہ روسی افواج نے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۳ مارچ۔ فیسسٹ پارٹی کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے متعلق اٹلی کا رویہ کسی وقت بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ پتہ نہیں ہمیں کس وقت جنگ میں کودنا پڑے۔ اس لئے ملک کو ہر وقت تیار رہنا چاہئیے۔

برلن ۳ مارچ۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ایک جرمن ہوائی جہاز نے کامیابی کے ساتھ پیرس کے نواح تک پرواز کی۔ واپسی پر اسے سات برطانوی طیاروں نے گھیر لیا مگر وہ ان میں سے ایک کو نیچے گرا کر کامیابی سے واپس پہنچ گیا۔ انگلستان میں اس کی تردید کی جارہی ہے۔

دہلی ۳ مارچ۔ سول کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ یہاں یہ عام افواہ ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس کے باعث حکومت رام گڑھ سیشن سے قبل ہی کانگرس کو خلاف قانون جماعت قرار دے دے گی۔

لنڈن ۳ مارچ۔ برطانیہ کا ایک چھوٹا سا جہاز بحیرہ شمالی میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ ۲۹ جہاز رانوں کو دو اور جہازوں نے بچا لیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات ایسٹر کے لئے رعائتیں

آئندہ تعطیلات ایسٹر کے لئے ۱۵- مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۵- مارچ ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۸- اپریل ۱۹۴۰ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔ جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ ۱ ۱/۳ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۳ ویں اجلاس کے سلسلہ میں جو رام گڑھ میں {جہاں براستہ رانچی روڈ (ای۔ آئی ریلوے) اور رام گڑھ ٹاؤن (بی۔ این ریلوے) گاڑی جاتی ہے} مارچ ۱۹۴۰ء میں منعقد ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں سے ای۔ آئی ریلوے پر رانچی روڈ سٹیشن تک اور بی۔ این ریلوے پر رام گڑھ ٹاؤن تک ہر درجہ کے تھرو واپسی ٹکٹ ۱۷- فروری سے ۲۱- مارچ تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔

درجہ	نارتھ ویسٹرن ریلوے پر	ای۔ آئی اور بی۔ این ریلویز پر
اول اور دوم درجہ	ڈیڑھ گنا کرایہ	ڈیڑھ گنا کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	دو گنا کرایہ	

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے ۳۰- مارچ ۱۹۴۰ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔ ان واپسی ٹکٹوں کے غیر استعمال شدہ حصوں پر کوئی ریفنڈ نہیں دیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے سٹیشن ماسٹروں کو لکھیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

ہندو راج کے منصوبے

جناب شیخ فضل حسین صاحب کی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" اور "ہندو سیاست کے داؤ پیچ" ایک نہایت زبردست تصنیف ہے۔ جس میں موصوف نے ہندو اخبارات کے حوالجات اور ان کے قلم سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ہندو لوگ کس طرح ایک لمبے عرصہ سے ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کی موجودہ سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگرس کے دام سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا از حد ضروری ہے۔ جماعت کی شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس وقت اس کتاب کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو ہندو راج کے منصوبوں سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ حجم کتاب ۲۱۰ صفحات ہیں۔

قیمت فی نسخہ ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے انگریزی ایک روپیہ فی نسخہ

(نوٹ) نیز "اچھوتوں کی دردبھری کہانیاں"۔ اور "اچھوتوں کی حالت زار" قیمت فی ۳/

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اعزاز میں دعوت

خان بہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم سندھ کی طرف سے

کراچی یکم مارچ۔ محمد نواز صاحب کنگی سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:-

خان بہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم سندھ نے کل دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں دعوت دی۔ مدعوین میں سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب منسٹر آف لاء اینڈ آرڈر پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیم۔ مسٹر حاتم علوی۔ مسٹر جمشید این۔ آر مہتہ ایم۔ ایل سی نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ملک صلاح الدین صاحب اور مسٹر ایچ احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شامل تھے۔ حضور معہ خدام آج شب کی گاڑی کنجیجی روانہ ہو گئے ہیں۔

ناصر آباد (سندھ) کی مسجد احمدیہ میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پہلی تقریر اور پہلی نماز

ناصر آباد یکم امان (بذریعہ ڈاک) آج بارہ بجے کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ وارد ناصر آباد ہوئے۔ حضور نے ناصر آباد کی مسجد کی بنیاد کسی گزشتہ موقعہ پر رکھی تھی۔ آج پہلی نماز حضور نے جمعہ کی اس میں پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ استاد کا شاگرد پر اور شاگرد کا استاد پر والدین کا بچہ پر اور بچہ کا والدین پر حق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جنگل میں مکان بناتا ہے تو دوسروں پر اس کا یہ حق ہے۔ کہ اسے لوٹیں نہیں۔ اسی طرح مساجد کا حق ہے کہ انہیں آباد اور صاف رکھا جائے۔ اس میں بدبودار چیز کے ساتھ نہیں آنا چاہیئے۔ اگر اس بات پر عمل کیا جائے۔ تو ہمارے دیہات میں صفائی پیدا ہو سکتی ہے۔ دیہاتی لوگ اس وقت تک بدن سے کپڑا نہیں اتارتے۔ جب تک پھٹ نہ جائے۔ حالانکہ ان کو دھو کر صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ عرب کے لوگ خواہ امیر ہوں یا غریب کپڑے صاف رکھتے ہیں۔ اب جبکہ مسجد بن گئی ہے۔ اس کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے ایک نابینا شخص نے اجازت چاہی۔ کہ وہ گھر میں نماز پڑھ لیا کرے مسجد آتے وقت ٹھوکریں لگتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اذان سنائی دیتی ہے۔ تو خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے مسجد میں آیا کرو۔ چونکہ زمینداروں نے باہر جا کر کام کرنا ہوتا ہے اس لئے وقت مقرر کر لینا چاہیئے۔ تا ان کے کام میں بھی حرج نہ ہو۔ اور وہ نماز باجماعت بھی ادا کر سکیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین

پولیس کے متعلق محکمانہ تحقیقات شروع کر دی گئی

۲۳ فروری ۱۹۴۰ء کو تھانہ صدر بٹالہ میں موضع ونجواں کے جن دو احمدیوں کو پیٹا گیا تھا۔ ان کے متعلق ۲ مارچ کو سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور نے ونجواں میں تحقیقات کی۔ جو ۳ مارچ کو بٹالہ میں شام تک جاری رہی۔

ناظر امور عامہ

بقیہ صفحہ ۳

"قادیانی خلافت کی مہربانی سے تحریک احمدیت کو بہت خطرات اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑا بسلسلہ تکفیر اور مسئلہ اجرائے نبوت محض اس وجہ سے معرض وجود میں آئے۔ جن سے جماعت میں اختلاف پیدا ہوا۔ اور جماعت کا وہ ٹکڑا جس کے اندر حد سے زیادہ قوت فعال موجود تھی اسے کاٹ کر مرکز سے علیحدہ کر دیا گیا"

(۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں کہ کیا "پیغام صلح" کے مندرجہ بالا اقتباس میں وہی بات بیان نہیں کی گئی۔ جو اخرج منہ الیزیدیون کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ الہام الٰہی میں بھی یہی بتایا گیا تھا کہ یزیدی الطبع لوگ قادیان سے نکال دیئے جائیں گے۔ اور "پیغام صلح" بھی یہی اعتراف کر چکا ہے کہ ایک فعال حصہ کو کاٹ کر مرکز سے علیحدہ کر دیا گیا"

مولوی محمد علی صاحب نے اس استدلال پر دوسرا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ "حضرت صاحب نے اس الہام کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ اس قصبہ قادیان میں یزیدی طبع لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ ان معنوں کو تو قادیانیوں نے دریا برد کیا۔ اور اس کی بجائے اپنے نئے معنی کر لئے"۔ یہ اعتراض بھی محض قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا کلام کئی مطالب پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اسے کسی ایک مفہوم میں محصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم کی آیات میں سے نئے سے نئے معارف نکلتے رہتے ہیں۔ اور قیامت تک ان کے معارف ختم نہیں ہوں گے۔ پس چونکہ اللہ تعالےٰ کا کلام کئی مطالب اپنے اندر رکھتا ہے اس لئے اگر یہ الہام بھی ایک سے زیادہ معانی اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہو سکتی۔ پھر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر تحریر فرما دیا ہے۔ کہ "جب پیشگوئی ظہور میں آ جائے اور اپنے ظہور سے اپنے معنی آپ کھول دے اور ان معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو کہ وہی سچے ہیں تو پھر ان میں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵) تو یہ کونسی دیانت اور امانت ہے۔ کہ جبکہ اس پیشگوئی کا ایک واضح مفہوم نظر آ رہا ہے۔ اور یہ پیشگوئی غیر مبایعین کے وجود میں حرف بحرف پوری ہو گئی ہے۔ تو اس کی یہ تشریح غلط قرار دے دی جائے۔ واقعات کو نہیں بدلا جا سکتا اور نہ چاند پر تھوکا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اپنے طریق عمل سے یزیدی الطبع بن گئے اب وہ لاکھ سر پٹکیں۔ اپنی پیشانی سے اس بدنما داغ کو نہیں دھو سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ توبہ کا پانی اس پر ڈالیں اور ندامت کے آنسوؤں سے اسکو دھوئیں

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۶ فروری میں اپنے آپ کو حضرت حسین کی شکل میں پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "واقعات کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ یزید کی تعریف کس پر صادق آتی ہے"۔ اگر مولوی صاحب اگر ناراض نہ ہوں تو ہم انہیں بتائے دیتے ہیں۔ کہ یزید کی تعریف صرف اس پر صادق آتی ہے۔ جو اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدترین معاند ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ مجھے اس کے مونہہ سے یزیدی بُو آتی ہے۔ اور جس کا مورث اعلیٰ بھی بالفاظ پیغام صلح یزیدی ہے

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

قادیان ۴ مارچ۔ آج بعد نماز عشاء مسجد دار الفتوح کے عقب میں زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب پنڈت عبد اللہ ہرق سلام صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی علیہ اللہ ناصر الدین صاحب گیانی واحد حسین صاحب اور مولانا نیر صاحب نے ان اعتراضات کے جواب دیئے جو ہندوؤں کے جلسہ میں کل کئے گئے تھے۔ آخر میں ایک ہندو لیکچرار کی بدزبانی کے خلاف شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جو بہ اتفاق آرا پاس ہوا۔ (نامہ نگار الفضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

غیر مبایعین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اُخرِجَ مِنْهُ الْيَزِيدِيُّوْنَ

قادیان خدا تعالےٰ کے رسول کا تخت گاہ اور اُس کے انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے۔ نادان انسان اسے دُنیا کے اور شہروں کی طرح ایک شہر خیال کرتا اور اس پاک بستی کے رہنے والوں کو دُنیا کے عام مکینوں جیسے مکین تصور کرتا ہے مگر خدا تعالےٰ کی نگاہ مادیات پر نہیں وہ مٹی اور گارے سے بنی ہُوئی عمارتوں کو حقیر اور سنگِ سُرخ اور سنگ سیاہ سے بنے ہُوئے بلند و بالا اور رفیع الشان محلات کو قابل اعزاز نہیں سمجھتا۔ اس کے نزدیک عزت اسی بستی کو حاصل ہے جس میں اس کا نُور چمکا۔ اور وہی دل اس کے نزدیک شرف اور مجد کا مستحق ہے جس نے اس کی محبت کو جذب کیا۔ اور فی الحقیقت وہ آنکھ جس نے اللہ تعالےٰ کے نشانات کو دیکھا۔ وہ ہاتھ جو اس کے رسول کے ہاتھ کو چھُوا۔ اور وہ دل جو دُنیوی محبت کی بجائے الٰہی محبت سے سرشار ہُوا۔ کب ایک دُنیا دار کی آنکھ۔ اور ہاتھ اور دل کے مشابہ ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو نصرت اور تائید اپنی اُن بستیوں کی کیا کرتا ہے۔ جو اس کے انوار کی جلوہ گاہ ہوتی ہیں وہ نصرت اور تائید کسی اور بستی کے شاملِ حال نہیں ہوتی۔ اس کی مثال مدینہ طیبہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت سے پہلے اس مقام کو کوئی خاص اعزاز حاصل نہ تھا۔ لوگ اسے یثرب کہا کرتے۔ اور آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے اُسے بیماری کا گھر سمجھا جاتا تھا۔

مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے۔ تو وہ مقام یثرب سے مدینۃ الرسولؐ بنا۔ اور وہاں خدا تعالےٰ کی برکات کا نزول ہونے لگا:۔

یہی حال قادیان کا ہے۔ یہ بستی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے اپنے اندر کوئی جذبہ اور کشش نہیں رکھتی تھی۔ نہ یہاں کے مکین کوئی خاص شہرہ اور عزت رکھتے مگر اس وجہ سے کہ خدا نے اپنی برکات قادیان کے ساتھ وابستہ کر دیں۔ اس مقام نے ترقی کرنی شروع کی۔ اور اس کا نام عزت کے ساتھ دُنیا میں بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ آج اس مقام کا شہرہ دُنیا کے کونے کونے میں ہے۔ اور ہر علمی میدان میں قادیان کی گود میں تربیت پانے والے اپنا سکہ بٹھا رہے ہیں۔ لیکن جہاں قادیان کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ اس کے مکین اللہ تعالےٰ کی برکات کے مورد ہیں۔ وہاں اس جگہ پیدا ہونے والے منافقین کے لئے ایک انذار کا پہلو بھی ہے۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں ہے۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون۔ یزید کون تھا؟ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اہل بیت کا بدترین دُشمن تھا۔ پس الہام الٰہی میں یزیدیون کے لفظ سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت سے جو لوگ عداوت رکھیں گے۔ وہ قادیان سے نکالے جائیں گے۔ گویا قادیان کیا ہے؟ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ مدینہ ایک بھٹی ہے۔ جو گند کو اپنے اندر نہیں رہنے دیتی۔ اسی طرح قادیان بھی ایک بھٹی ہے جس میں دُنیا دار بالخصوص یزیدی الطبع انسان زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوارِ الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں۔ لا یجاوِرونک فیھا الا قلیلا"

(اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

گویا قرآن کریم کی یہ آیت کہ لا یجاوِرونک فیھا الا قلیلا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ اخرج منہ الیزیدیون دونوں اس بات کے اظہار میں متحد ہیں۔ کہ قادیان میں یزیدی الطبع لوگ مستقل طور پر قیام پذیر نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ انہیں اس پاک مقام سے علیحدہ کرے اور وہ کسی اور مقام کو اپنی سازشوں اور ناروا حرکات کا اڈہ بنائیں۔ چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بغض اور کینہ رکھا۔ اور اپنے آپ کو یزیدی الطبع بنا لیا۔ وہ اس مقام سے جدا کئے گئے۔ جیسا کہ غیر مبایعین کی حالت ظاہر ہے۔ غیر مبایعین کے سرکردہ اصحاب کبھی قادیان میں رہتے۔ اور نظام سلسلہ پر اقتدار رکھتے تھے۔ مگر جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کی مخالفت شروع کی۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے اس قول کو سچا ثابت کرتے ہُوئے کہ اخرج منہ الیزیدیون ان لوگوں کو قادیان سے نکال دیا۔ اور اپنے مرکز کو ان کی نحوست سے پاک کر دیا:۔

اللہ تعالےٰ کا یہ الہام جس شان۔ جس جلال اور جس چمک کے ساتھ پُورا ہُوا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اور ہر عقلمند انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس الہام کے پہلے مصداق غیر مبایعین ہی ہیں۔ مگر عربی کی اس ضرب المثل کے مطابق کہ الغریق یتشبث بالحشیش کہ ڈوبنے والا تنکوں کا سہارا لیا کرتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب بعض رکیک عذرات پیش کر کے چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس پیشگوئی کے مصداق نہ ٹھہریں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے پہلا عذر یہ بیان کیا ہے۔ کہ الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ "قادیان سے یزیدی الطبع لوگ نکال دیئے جائیں گے" حالانکہ حقیقت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ قادیان سے ہم کو کسی نے نکالا نہ تھا۔ بلکہ ہم خود نکلے تھے" (پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۴۰ء) اس کے متعلق ہمارا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ الہام میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ یزیدی الطبع لوگ جن کا اخراج عمل میں آئے گا۔ انہیں اور لوگ اپنے ہاتھ سے پکڑ پکڑ کر نکالیں گے۔ بلکہ الہام میں اخرج کا لفظ ہے۔ اور نکالنے والی خود خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ یعنی خدا کی طرف سے ایسے لوگ قادیان سے نکالے جائیں گے۔ جو ان کی بدعملیوں کی سزا ہوگی۔ اور یہی معاملہ غیر مبایعین کے ساتھ پیش آیا۔ انہیں بے شک کسی آدمی نے نہیں نکالا۔ مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ خدا کے ہاتھ نے انہیں نکالا۔ اور انسانوں کی بجائے خود خدا نے انہیں احمدیت کے مرکز سے دُور کر دیا۔ اور جبکہ وہ مرکز سے بہرحال نکل گئے۔ تو الہام الٰہی کی صداقت ظاہر ہو گئی اور لوگوں پر کھل گیا۔ کہ یہ یزیدی الطبع جماعت پر الٰہی گرفت ہے:۔

دُوسرا جواب یہ ہے۔ کہ پیغام صلح العموم ہی عرصہ ہُوا۔ لکھ چکا ہے۔ کہ:۔ (باقی دیکھیں)

حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی بیعتِ خلافت

اور

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی قابلِ رحم حالت

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب یکے از شاگردان حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب

(۳)

حافظہ نباشد

حضرت مولانا غلام حسن صاحب نے حقیقۃ الوحی کے الہامات کے مجموعہ میں سے یہ الہام پیش کیا۔ کہ انا امتنا اربعۃ عشر دوابا۔ ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون ہے۔ مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تو یہ الہام اس سے پہلے نہ سنا تھا۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر وہ ایمان نہیں۔ جو ایک مومن کو خدا کے کلام کے متعلق ہونا چاہیئے۔ اگر آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھا کرتے۔ اور کار ثواب جانتے تو ضرور حقیقۃ الوحی جیسی کتاب میں یہ الہام بھی نظر آجاتا۔ مگر آپ کو حضرت احمد علیہ السلام اور آپ کی تحریرات سے کیا کام۔ جبکہ آپ اور آپ کا دماد خصوصیات احمدیت کے مٹانے کے درپے ہیں۔ بے شک قادیان کے منارۃ المسیح پر زیادہ روشنی موجود ہے۔ جو پیغام بلڈنگس کے گڑھے کے اندھیرے سے باہر آجانے والوں کو چشم بینا عطا کرے اگر اس گڑھے میں ظلمت نہ ہوتی۔ تو پھر کیا وجہ تھی کہ حقیقۃ الوحی جیسی کتاب میں آپ کو یہ الہام نظر نہ آئے۔ یہی معنی حبک الشئی یعمی ویصم کے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! آپ آگے چلکر اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کو اپنے چودہ مخالفوں پر لگایا تھا۔ جو یہود کی طرح آپ کی مخالفت میں لگے تھے۔ اب بتائیں ہم آپ کی کس بات کو سچا سمجھیں پہلے آپ لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم نے اس الہام کو پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ مگر اب آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سنا ہے۔ حضرت صاحب نے اس الہام کو اپنے مخالفوں پر چسپاں کیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

دروغ گورا حافظہ نباشد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف یہود

جناب ڈاکٹر صاحب! آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو اپنے چودہ مخالفوں پر چسپاں کیا تھا جو یہود کی طرح مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ مگر آپ کو تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے یہ شکایت ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ کیسے لکھ دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے جو آپ کے نزدیک ایک غیرنبی اور صرف ایک محدث ہیں۔ ایک دو نہیں بلکہ چودہ مسلمان کلمہ گو اہل قبلہ مخالف یہود بن گئے تھے۔ کیا لفظ یہود ان کو مسلمان ثابت کرتا ہے یا کافر۔ آپ نے تو خود اہل قبلہ اور کلمہ گو پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا۔ ذرا مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کریں۔ کہ کیا آپ نے اپنے اصول کو مدنظر رکھ کر ٹھیک کہا ہے۔

دوابّ کے معنی اور غیر مبائعین

حضرت مولانا غلام حسن صاحب نے گو اربعۃ عشر دوابا کا ترجمہ جانور یعنی ذی روح کیا تھا۔ جس میں انسان بھی داخل ہیں۔ مگر آپ نے ان کے ترجمہ کو بدل کر چوپایہ کر دیا۔ تاکہ لوگوں کو یہ معنی معیوب نظر آئیں۔ حالانکہ حضرت مولانا نے جانور یعنی چوپائے ترجمہ نہ کیا تھا۔ دوسرے کے کلام میں اس طرح تحریف کرنا کیا یہ مومن کی صفات میں داخل ہے۔ یا قرآن کریم نے اس کو علمائ یہود کا فعل قرار دیا ہے۔ آپ نے جانور یعنی چوپایہ اس غرض سے بدلا۔ کہ اخبار پیغام کے ناظرین کو یہ معنی معیوب نظر آئیں۔ خود ہی ایک باطل معنی کئے۔ اور پھر ان باطل معنوں کی بناء پر حضرت نورالدین اعظم جیسے پاک اور محسن کو جس کے ہاتھ پر آپ بیعت کر چکے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مولوی غلام حسن صاحب کو بار بار اس لفظ کا مصداق قرار دیا۔ اور اس طرح اپنا بغض نکالا۔ خدا جانے آپ کے دوست اس فعل کو اچھا سمجھیں گے یا بُرا مگر ہم نہیں جانتے کوئی شریف انسان آپ کے اس فعل کو اچھا قرار دے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو تو آپ نے بُرا ہی کہنا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے نبی کے فرزند ہیں۔ اور آپ کے امیر اسیر دمشق کی اولاد۔ اور آپ اس کے خسر۔ پھر آپ کس طرح اہل بیت نبوی کو اچھی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کا تمسخر اور استہزا اور دل دکھانے والے فقرات اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ تیرہ بیرون اکثر تیرہ درون بھی ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

ڈاکٹر صاحب! آپ کی زبان سے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچے۔ نہ حضرت ام المومنین نہ اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نہ حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب الصفہ بچ سکے۔ جب آپ نے ان کے خلاف طعنہ زنی کی مشق کی ہے۔ اب حضرت مولانا کس طرح بچ سکتے تھے۔ جو آپ کی انجمن کے دانشمند اور سرحد کے نئے خلیفہ تھے۔ وہ آج تک آپ کو چندہ دیتے رہے۔ آپ کے کاموں کے سرپرست رہے۔ آپ کی غلط کاریوں پر چشم پوشی کرتے رہے۔ اور پوشیدہ پوشیدہ انجمن کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کیطرف توجہ دلاتے رہے۔ آپ خاموش رہے۔ مگر جب انہوں نے آپکو

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا مصداق پایا۔ اور علیحدگی اختیار کر کے مرکز سلسلہ سے وابستگی اختیار کی۔ تو آپ نے بھی تیغ زبان کو طعن وتشنیع کی غرض سے تیز کیا۔ اور ایسا کرنا آپ سے بعید نہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب! اگر دابہ جس کی جمع دوابّ ہے کے معنی ضرور چوپایہ ہی ہیں اور کوئی ذی روح مراد نہیں ہوسکتا۔ تو آپ ذرا اپنے داماد سے دریافت کریں کہ وہ ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کی آیت میں دابہ کے کیا معنی کرتے ہیں۔ کیا آپ کی طرح چوپایہ یا کوئی اور معنی بھی کرتے ہیں۔ اگر اس آیت میں بھی دابہ یعنی چوپایہ کے ہیں۔ تو باقی مخلوقات کا رازق کون ہے۔

ڈاکٹر صاحب! اگر اس الہام میں دواب یعنی چوپایہ ہی ہیں تو کیا چوپایوں کے لئے ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون کی سزا درست ہے۔ یہ الفاظ خود آپ کے چوپایہ والے معنوں کا رد ہیں۔

پھر ذرا اسل مصفیٰ جلد دوم میں دابۃ الارض کا بیان نکال کر دیکھیں ایک شخص نے حضرت علی کو دابۃ الارض کہا۔ دیکھو کنزالاعمال جلد ۷ صفحہ ۳۶۹۔ حضرت عمرؓ کی روائت میں حضرت علی کو دابۃ الجنت کہا گیا ہے۔ کنزالاعمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۴۔ کیا ان ہر دو روایات میں دابہ کے معنی چوپایہ ہیں

دوابّ کے مصداق کون ہیں؟

ڈاکٹر صاحب! ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون سے صاف ظاہر ہے۔ کہ چودہ ممبران انجمن میں سے اس سزا کے مصداق وہی افراد ہیں جنہوں نے الوصیت کی نافرمانی کی۔ اور خلاف ورزی کر کے بما عصوا کے مصداق ہوئے۔ اور آپ کو یہ بات مسلّم ہے۔

کہ خلاف وصیت کرنے والے جناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر ین تھے۔ حضرت مولانا غلام حسن صاحب اس موقعہ پر موجود نہ تھے۔ ہاں آپ بھی جبکہ آپ نے ان کا ساتھ دیا۔ معہ مولوی صدر الدین صاحب شامل تھے۔ خلیفہ قائم کرکے یہ لوگ پھر خلافت سے منحرف ہو گئے۔ چونکہ تین یا تین سے زیادہ تھے۔ اس لئے ان کے واسطے بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا۔ حضرت نور الدین اعظم رضؓ نے کسی سے خلافت کی خواہش نہیں کی تھی۔ نہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو اس وقت صدر تھے ؂

غیر مبائعین کی رُوحانی موت

جناب ڈاکٹر صاحب آپ اناّ اَمَتْنَا کے الفاظ سے ناراض ہیں۔ مگر آپ لوگوں پر رُوحانی موت تو اسوقت وارد ہو چکی۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے اقرار کے بعد اس کا انکار کیا۔ حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو بالاتفاق تسلیم کرکے بغاوت اختیار کی۔ قادیان کی ہجرت پر پشیمان ہو کر لاہور چلے آئے۔ الوصیت کے ماتحت بہشتی مقبرہ کے حق میں وصیت کرکے پھر توڑ دیا۔ بہشتی مقبرہ جو خدا کی وحی سے قائم کیا گیا۔ اس پر استہزا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو مرکز قرار دیا۔ مگر آپ لوگوں نے اس کے خلاف لاہور کو مرکز بنالیا اہلِ بیت نبوی پر بہتان باندھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضؓ سے بغض و عداوت اختیار کی۔ جماعت احمدیہ میں پھوٹ ڈال دی۔ خصوصیاتِ احمد علیہ السلام کو مٹانے پر کمربستہ ہو گئے۔ کیا یہ دس باتیں آپ کی روحانی موت کا ثبوت نہیں۔ آپ کی حیات کی سب رگیں کٹ چکی ہیں۔ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا

اگر آپ میں کوئی رگِ زندگی باقی ہوتی تو آپ حضرت مولانا جیسے بے شر اور بے نفس بزرگ کو بُرا بھلا کہنے میں تامل کرتے۔ انہوں نے تو سلمان منّا اھل البیت علٰی مشرب الحسن ہو کر آپ کو صلح کی دعوت دی تھی۔ جیسا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر دمشق کو دعوتِ صلح دی تھی ؂

مصلح موعُود اور مہدی

اگر حضرت مولانا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا جو لَا مَهْدِيَ اِلَّا عِيْسٰى کے مصداق تھے۔ کسی اور کو بھی مہدی سمجھا۔ تو کیا ہر امام اور مصلح مہدی نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً امام مہدی ہیں۔ مگر مصلح موعُود بھی ضرور مہدی ہو گا۔ اگر مصلح موعود مہدی نہ ہو۔ تو وُہ اُمت کا ہادی کیسے ہو سکتا ہے۔ اس جماعت میں اگر کسی مدعی کے دعوٰے کے ساتھ خدا کی فعلی شہادت نمایاں طور پر نظر آجائے۔ تو اس کو مصلح موعود اور مہدی کہنے میں کیا حرج ہے۔ اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امام مہدی ہونے کی کس طرح نفی ہو سکتی ہے۔ البتہ کسی مدعی کو بلا سوچے سمجھے مفتری علی اللہ کہنا بڑی جُرأت ہے ؂

داغِ ہجرت

ڈاکٹر صاحب! داغِ ہجرت کے الہام کو کیوں نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جُدائی کا داغ سمجھا جائے۔ جو آپ کے خدام کے قلوب پر آپ کی وفات سے لگ چکا تھا۔ آپ مولوی محمد علی صاحب کے قادیان کی ہجرت سے پشیمان ہو کر لاہور چلے جانے کو داغِ ہجرت قرار دیتے ہیں۔ غالباً حبیب یہودا اسکریوطی نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے الگ ہو کر جُدائی اختیار کی۔ یا عبداللہ بن ابی سرح نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مدینہ منورہ کو چھوڑ کر شام کی راہ لی۔ تو وُہ بھی داغِ ہجرت کے مصداق ہوئے ہوں گے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کا ارتداد بھی داغِ ہجرت ہو گا۔ یہ ہے آپکے متشابہات کی پیروی کا نمونہ ؂

آپ نے اچھا کیا۔ کہ "حقیقۃ الوحی" سے وُہ الہامات جو لاہور کے متعلق تھے خود ہی تحریر کر دیئے۔ "سلسلہ قبولِ الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا" (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب) "اور سب مولوی (جو آپ کی طرح ان کے ہم خیال ہیں) ننگے ہو گئے" انہیں داخل ہیں مگر یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ میں اپنے رسُول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑا ہوں۔ وُہ نبی اور رسُول ہے۔ یہ الفاظ سُن کر آپ کو تپ لرزہ چڑھ جاتا ہے اور کونین کھانے سے بھی اترنے کا نام نہیں لیتا۔ خدا کی سب باتیں پُوری ہونگی سعادت مند وُہ ہے۔ جو حق اور صداقت کو قبول کرے ؂

ایک بہت عمدہ خواب

برادر محمد یسین صاحب دالبندین بلوچستان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔ پیارے آقا۔ میرے پاس وُہ الفاظ نہیں اور نہ ہی میری زبان اور قلم میں طاقت ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں۔ جو خدا تعالےٰ نے ہم کو احمدیت کے رنگ میں عطا کی ہے دُشمن ہم پر اعتراض کرتا ہے۔ اور ہمارے جواب کو حقارت سے ٹھکرا کر کہتا ہے۔ کہ یہ کوئی جواب نہیں۔ حالانکہ وُہ جواب جو ہم دیتے ہیں۔ کافی اور شافی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بسا اوقات اس کی تائید میں وُہی جواب جو ہم دیتے ہیں۔ یا اس کے ہمرنگ۔ خواب میں دکھاتا ہے چند یوم ہُوئے۔ کہ ایک شخص نے جس پر احمدیت کی صداقت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے مگر فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ کے ماتحت اب وُہ بغض و عناد کی طرف جھک گیا ہے کہا۔ کہ چونکہ حدیث میں دمشق کے الفاظ آتے ہیں۔ اس لئے میں مرزا صاحب کو صادق نہیں سمجھتا۔ اس کو کافی اور شافی جواب دیا گیا۔ مگر وُہ ضد پر اڑا رہا۔ رات کو خواب میں دیکھتا ہُوں۔ کہ ایک نہر ہے۔ جس کے کنارے پر میں کھڑا ہوں۔ اور وُہ نہر پانی سے لبالب بھری ہُوئی ہے۔ اس کا بہاؤ ایسے شہر کی طرف ہے۔ جس کے باشندے ہندو۔ گبر اور غیر مسلم ہیں۔ وُہ شہر مجھ سے بہت دُور ہے۔ مگر میں وہاں کے لوگوں کی آہ و بکا اور شور و غوغا سُن رہا ہوں۔ اس شہر سے آوازیں آرہی ہیں۔ کہ سلطان محمود غزنوی ہم پر ہمیشہ حملے کرتا ہے۔ اور ہماری سلطنت چھین لیتا ہے۔ میں یہ سُن رہا ہُوں کہ ایک دفعہ پھر شور و غوغا بلند ہوا۔ اور معلوم ہُوا۔ کہ محمُود نے حملہ کر دیا ہے۔ یہ حملہ ہوتے ہی نہر کا بند ٹوٹ گیا۔ اور پانی بہتا ہُوا شہر غزنی میں پہونچ گیا۔ میں غزنی کے پاس ہی کھڑا ہوں۔ غزنی کے لوگ بہت خوش ہیں۔ اتنے میں معلوم ہُوا۔ کہ یہ نہر حکومت احمدیہ ہے اور حملہ کرنے والا محمُود ثانی ہے۔ اور شہر قادیان دارالامان ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اور نہر کے لفظ سے حضرت طالوت کی نہر کا واقعہ میری نظر کے سامنے آگیا۔ کہ کس طرح حضُور نے تحریکِ جدید کو جاری فرما کر ہمارا امتحان کیا ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک شہر کو بطور استعارہ دوسرا شہر بنا دیا ہے۔ دراصل یہ اس شخص کا جواب تھا۔ جو میری بات کا یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ اور پیشگوئیوں میں ایسے الفاظ آتے ہیں ؂

ایک عیسائی کا خط ایک مسلمان کے نام

کیا حضرت مسیح علیہ السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

مندرجہ بالا عنوانات کے ساتھ چھپا ہوا حسب ذیل خط ہمیں ان الفاظ کے ساتھ برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ کہ

۷۸۶

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل اخبار

السلام علیکم۔ یہ خط میں نے شائع کیا ہے۔ تاکہ اس کا تسلی بخش جواب ملے۔ مہربانی کر کے اپنے اخبار میں اسے شائع کر دیں۔ اگرچہ میں آپ کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور نہ فی الحال آپ کے جوابات مجھے تسلی دے سکتے ہیں۔ لیکن آپ اسے شائع کر دیں۔ کیونکہ میں یہ اور اسلامی اخباروں کو بھی بھیج رہا ہوں۔
عبدالرحیم

اس خط کے ایک ایک لفظ سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدیوں کے مسلمات کی بناء پر ایک ایسا جال تنا گیا ہے۔ جس سے بچ نکلنا ان کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ وہاں یہ بھی واضح ہے کہ احمدیت اسے پہلے دن ہی ریزہ ریزہ کر کے رکھ چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خط میں جس کے جواب سے غیر احمدی علماء بالکل قاصر ہیں۔ احمدیت کے کسی ایک مسئلہ پر بھی زد نہیں پڑتی۔ اور خدا کے فضل سے ہر احمدی اس خط کا مدلل جواب دے سکتا ہے۔ چونکہ عیسائیت کے جال سے مسلمانوں کو بچانا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے دوست اس خط کے جواب کے طور پر جو کچھ تحریر فرمائیں گے وہ خوشی کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ خط حسب ذیل ہے:۔

میرے پیارے دوست سلامت رہو کئی دنوں سے میرا ارادہ ہو رہا تھا۔ کہ آپ کو دین مسیحی کی بشارت دوں۔ آخر آج آپ کو یہ مقدس خط لکھنے کا موقعہ ملا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ نے سب سے الگ ہو کر دل کو دنیاوی آلائشوں سے پاک کر کے اس خط کے مضمون پر غور کیا۔ اور ایک ایک بات پر گہری نظر ڈالی۔ تو آپ محسوس کریں گے کہ دین مسیحی برحق ہے۔ اور نجات خداوند مسیح کے دامن سے وابستہ ہے۔

پیارے دوست! قرآن کا بغور مطالعہ کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ دراصل یہ صحیفہ خداوند مسیح کی طرف راہنمائی کے لئے اتارا گیا ہے۔ جس کی تائید احادیث بھی کر رہی ہیں۔ صرف چند امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور تاکید کرتا ہوں۔ کہ اپنے مولویوں سے ان کا تسلی بخش جواب لیں۔ اگر وہ میرے دلائل کا جواب نہ دے سکیں۔ اور یقیناً نہیں دے سکیں گے۔ تو دیانتداری کے تقاضے کے ماتحت دین مسیحی قبول کریں اور خداوند یسوع مسیح کی آغوش میں آجائیں

سنیئے! قرآن میں آتا ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مسیح فرماتے ہیں میں ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اور اس کا نام احمد ہو گا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اگر احمد رسول نے آ کر دین مسیحی کو جھٹلانا تھا۔ اور مسیح کے خلاف چلنا تھا۔ تو مسیح ایسے رسول کی آمد کو بشارت کیونکر کہہ سکتے تھے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احمد رسول نے آ کر مسیح کے لئے راستہ صاف کرنا تھا۔ اور لوگوں کو بتلانا تھا۔ کہ نجات مسیح کے ساتھ ہے۔ چنانچہ رسول عربی (صلعم) نے تشریف لا کر یہی کام کیا۔ دنیا کی توجہ کو مسیح کی طرف پھیرا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ کیف تھلک امۃ انا اولھا وعیسیٰ ابن مریم اٰخرھا (ابن ماجہ) کہ جس امت کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح بن مریم ہیں وہ تباہ نہیں ہو سکتی۔

دیکھئے! کس صفائی سے فرما دیا۔ کہ اگرچہ امت کی نجات شروع میں محمد سے وابستہ ہے۔ مگر آخری زمانہ میں مسیح بن مریم ہی نجات کا ذریعہ ہوں گے۔ اور امت تباہی سے تبھی بچے گی۔ جبکہ وہ مسیح بن مریم کو قبول کرے گی۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان گوناگوں مصائب میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ اور دنیا میں ہر لحاظ سے گر رہے ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے۔ کہ جناب مسیح کو مسلمان قبول کر کے دین مسیحی میں داخل نہیں ہوتے۔ اور جب تک وہ ایسا نہیں کریں گے بدبختی ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی

مائی ڈیر! قرآن شریف جس وضاحت سے مسیح کی امتیازی شخصیت کو پیش کرتا ہے ایک دیندار کے لئے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ وہ اعجاز اور اقتدار جو مسیح دکھاتا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا نبی بھی نہیں دکھاتا۔ حیرت ہے کہ مسلمان اس کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتے۔ ذرا غور سے پڑھیئے اور مولوی صاحبان سے جواب لیجئے:۔

اول:۔ سب مسلمان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جناب مسیح زندہ آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اب تک آسمان پر موجود ہیں۔ اور دوبارہ تشریف لا کر امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ یعنی اس کو کسی نے نہیں مارا بلکہ اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ سب مسلمان اس بات پر اتفاق کرتے ہیں۔ کہ مسیح فوت نہیں ہوا۔ خدا کے لئے سوچو کہ جب کوئی نبی اس طرح زندہ آسمان پر نہ گیا۔ اور خدا نے اس قابل نہ سمجھا۔ کہ دوبارہ آ کر امت محمدیہ کی اصلاح کرے۔ اور اس عظیم الشان کام کرنے کے لئے خدا نے صرف اور صرف مسیح کو ہی منتخب کیا۔ تو مسیح کی فضیلت میں کیا کسر باقی رہ گئی۔ آپ لوگ اپنے نبی کو نبیوں کا سردار کہتے ہیں۔ مجھے اس سے بحث نہیں لیکن حیرت ہے کہ خدا نے نبیوں کے سردار کو بھی دوبارہ بھیجنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ آپ ہی بتائیں ہم مسیح کو خدا کا بیٹا کیوں نہ کہیں۔ جبکہ قرآن کہتا ہے۔ خدا ہی حیّ و قیّوم ہے یعنی زندہ اور غیر متغیر ہے۔ مگر مسیح دو ہزار سال سے زندہ اور غیر متغیر آسمان پر بیٹھا ہے:۔

دیکھو رسول عربی کس تاکید کے ساتھ فرماتے ہیں۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم۔ یعنی اے مسلمانوں تمہاری کیسی خوش قسمتی ہو گی۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہو گا!

کیا مسلمانوں کا فرض نہیں۔ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر بکلی اعتماد کر کے مسیح کے آنے

سے پہلے ہی مسیح کو قبول کریں۔ اور دین مسیح میں داخل ہوں۔ جبکہ تمام رسول حتےٰ کہ آپ کے پیارے نبی بھی وفات پا چکے۔ پس میرے دوست اسے قبول کرو۔ جو زندہ ہے۔ اور آنے والا ہے۔

دوم:۔ قرآن کہتا ہے۔ مردوں کو صرف اور صرف خدا ہی زندہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے وَاَنَّہٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَاَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (حج رکوع ۱) اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ خدا کے سوا کسی انسان کی کیا مجال ہے مردے زندہ کرے۔ نہ کسی نبی نے کئے نہ کسی ولی نے۔ آدم سے لے کر اب تک کسی نے ایسا نہ کیا۔ لیکن ایک ہستی ایسی پائی جاتی ہے۔ جس نے مردے زندہ کئے۔ اور وہ ہمارے منجی خداوند مسیح ہیں۔ قرآن میں ان کا اپنا قول یوں درج ہے وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور میں زندہ کرتا ہوں مردے۔ اب آپ کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو یہ تسلیم کریں۔ کہ قرآن کی یہ آیت درست نہیں۔ کہ صرف خدا ہی مردے زندہ کر سکتا ہے۔ یا یہ مانیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ بیٹا باپ سے جدا نہیں ہوتا۔

سوم۔ اور بھی حیرت انگیز بات سنو کہ قرآن خود کہتا ہے۔ کہ خدا ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اور سچ مچ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اسی لئے آدم سے رسول عربی تک کسی نبی نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ لیکن یہاں بھی مسیح کی امتیازی شان موجود ہے۔ چنانچہ سورہ آل عمران رکوع ۵ میں لکھا ہے۔ کہ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَہَیْـئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا یعنی میں پیدا کرتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی صورت پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے اڑتا جانور۔ اب یا تو یہ کہو۔ کہ قرآن کی آیت صحیح نہیں۔ کہ صرف خدا ہی خالق ہے۔ یا یہ تسلیم کرو کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور باقی نبیوں سے بہت بہت افضل۔

چہارم۔ اور بھی زیادہ وضاحت سے سنو۔ قرآن مسیح کو رُوحُ اللّٰہ اور کلمۃ اللّٰہ کہتا ہے۔ مگر یہ مقدس الفاظ کسی اور نبی کے ساتھ استعمال نہیں ہوتے۔ ذرا غور کرو۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ باقی نبی انسانی روح لے کر آئے تھے۔ اور مسیح اللہ کی روح ہے۔ زمین پر آپ کا کوئی باپ نہ تھا۔ نہ آپ انسانی نطفے سے پیدا ہوئے۔ بلکہ فرشتے نے اللہ کی روح مقدس مریم میں پھونکی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آپ پر موت قبضہ نہ کر سکی۔ کیونکہ آپ روح اللہ تھے۔ آپ کا اب تک زندہ رہنا اس بات کا اعلےٰ ثبوت ہے۔ اور آپ کے اقتداری معجزات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ اندھوں کو آنکھیں دیں۔ کوڑھیوں کو چنگا کیا۔ بہروں کو کان دئیے۔ خطرناک بیماریوں کو صرف چھو دینے سے شفا بخشی۔ غیب کی باتیں بتائیں۔

ایک عقلمند انسان کے لئے یہ باتیں راہ راست پر لانے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ پس مائی ڈیر دوست دنیا چند روزہ ہے۔ خدا کے لئے جرأت کرو۔ اور سچائی کو قبول کرنے میں دیر نہ کرو۔ ماں باپ بھائی بہن دوست آشنا یہیں دھرے رہ جائیں گے۔ اللہ اور رسول کی باتوں پر اعتبار کرتے مسیح کی امتیازی شان کو قبول کرو۔ مسلمان اب راستے سے ہٹ چکے۔ اب مسیح ہی دوبارہ آکر ان کو راستے پر لائیں گے۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ اور قدرت رکھتے ہیں۔ اور پاک ہیں۔ جس کی گواہی آپ کے نبی بھی دیتے ہیں۔ (مسلم جلد ۵) مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ لِابْنِ آدَمَ اِلَّا نَخَسَہُ الشَّیْطَانُ وِلَادَتَہٗ فَیَسْتَہِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسِہِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ۔ یعنی ابن آدم کے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ مگر شیطان اس کی ولادت کے وقت اس کو چھوتا ہے پس وہ اس کے چھونے سے روتا چلاتا ہے۔ سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے

دیکھو اس حدیث نے کس صفائی سے گواہی دی ہے۔ کہ مسیح کے سوا کوئی فطرتی طور پر پاک نہیں۔ مسیح اور اس کی ماں ہی پاک ہیں۔ اور یہ اس دعویٰ کی قوی دلیل ہے۔ کہ مقدس مسیح ہی نجات دہندہ ہو سکتا ہے۔

آخر میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جن جن مسلمانوں اور مولوی صاحبان سے میں نے ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ عام طور پر یہی جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے اقتداری معجزات خدا کے حکم سے دکھائے۔ ان کی اپنی کوئی خصوصیت نہیں۔

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اول تو یہ صرف قرآن کا کہنا ہے۔ کہ مسیح نے خدا کے حکم سے سب کچھ کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ مسیح نے اپنے ہی اختیار سے ایسا کیا۔ کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کل اختیارات رکھتے تھے۔ لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ یہ سب کچھ مسیح نے خدا کے حکم سے کیا۔ تو سوچنے والی بات ہے۔ کہ پھر جس ہستی کے ساتھ خدا کا حکم ہے۔ تم لوگ اسی کے ساتھ کیوں نہیں ہوتے۔ تعجب ہے کہ اختیارات کا حکم تو مسیح کے ساتھ ہے۔ اور بڑا تم اپنے نبیوں کو کہتے ہو۔ پس تمہیں اسی کے ساتھ ہونا چاہئیے جس کے ساتھ خدا کا حکم ہے۔ اتنا تو سوچو۔ کہ خدا کا حکم کسی اور نبی کے ساتھ کیوں نہ ہوا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ کام بڑا کے جام۔ یقیناً جس کا کام بڑا ہوگا وہی بڑا سمجھا جائے گا۔

مبارک وہ جو مسیح کے آنے سے پیشتر بپتسمہ لے کر دین مسیح میں داخل ہوتے ہیں فقط۔

نوٹ:۔ اگرچہ میں نے یہ خط آپ کی طرف لکھا ہے۔ مگر دراصل یہ سب مسلمانوں اور ان کے مولوی صاحبان کی طرف ہے میرا یقین ہے کہ اس خط کا جواب کوئی مسلمان نہیں دے سکے گا۔ میں ان کے مولوی صاحبان سے چیلنج کرتا ہوں۔ کہ جو مولوی صاحب اس کا تسلی بخش جواب دیں گے۔ ان کو کچھ نقد بھی دینے کو تیار ہوں۔

Us Chandra Dalla
Distt Jullundur

میں یہ خط شائع کر کے علمائے کرام سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔ تاکہ بےخبر مسلمان نوجوان عیسائیوں سے بچیں۔

(چوہدری) عبد الکریم نقشبندی حنفی لدیانہ

"کشتی نوح" کے امتحان میں شریک ہونے والے اصحاب

مجلس خدام الاحمدیہ کے "کشتی نوح" کے امتحان منعقدہ ۲ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲ جون ۱۹۴۰ء میں شامل ہونے والے احباب کی پہلی فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (بی۔ اے آکسن) مولوی فاضل۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔
(۲) قریشی محمد اکمل صاحب دارالفتوح قادیان
(۳) چوہدری احسان اللہ صاحب دارالفتوح قادیان
(۴) مولوی میر ولی صاحب " "
(۵) بھائی غلام رسول صاحب ہزاروی " "
(۶) چوہدری سلطان محمد صاحب " "
(۷) قریشی محمد احسن صاحب " "
(۸) سید غلام محمد شاہ صاحب " "
(۹) مولوی بشیر الدین صاحب دارالفتوح قادیان
(۱۰) چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی۔ مجاہد تحریک جدید قادیان۔
(۱۱) چوہدری عبد اللطیف صاحب مجاہد تحریک جدید قادیان
(۱۲) قریشی سعید احمد صاحب فاروقی۔ مہتمم مال مجلس مرکزیہ قادیان۔
(۱۳) ملک عطاء الرحمٰن صاحب مجاہد تحریک جدید قادیان
(۱۴) شیخ ناصر احمد صاحب " "

خاکسار:۔ ملک عمر علی مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

چائے کی سرگذشت

آج کل چائے کا رواج روز بروز ترقی پذیر ہے۔ دنیا کے ہر خطہ میں مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے سب اس کو استعمال کرتے اور اس کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ شہری اور دیہاتی یکساں اس کے دلدادہ ہیں۔ مگر بہت کم لوگ ہونگے۔ جو چائے کی تاریخی حیثیت جانتے ہوں۔ ذیل میں اس کی مختصر سی سرگذشت پیش کی جاتی ہے۔

چائے نے سب سے پہلے چین میں رواج پایا جہاں چائے کو "تی" کہا جاتا تھا چینیوں سے قدیم عربوں نے اسے حاصل کیا۔ کنفیوشس کی ایک کتاب سے جو ۵۰۰ سنہ قبل مسیح لکھی گئی تھی۔ ظاہر ہوتا ہے کہ چائے کا استعمال شہنشاہ چینی ذنگ کے عہد میں شروع ہو چکا تھا۔ جس کا عہد ۲۳۳۷ء قبل مسیح ہے۔ ابتداءً چائے صرف دوا کے طور پر استعمال ہوتی تھی لیکن مقبول مشروب کی حیثیت اسے ۳۰۷ء میں چین میں حاصل ہوئی۔ یورپ کے لوگوں کو چائے کا علم سولہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اور انہوں نے چینی نام "تی" کو انگریزی میں "ٹی" کا جامہ پہنا دیا۔ ۱۶۵۷ء میں یورپ میں چائے کے استعمال کو فروغ حاصل ہوا۔ اس کے بعد ۱۸۳۳ء تک چائے کی درآمد کلیتہً ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ میں رہی۔ ۱۸۱۴ء میں چائے کا نرخ ۷ سے ۴۴ شلنگ فی پونڈ تھا چائے کے استعمال کرنے والوں میں پہلا نمبر برطانیہ کا ہے جہاں ۱۹۳۲ء میں ۴۰۰ ۹۲۳۳۹ پونڈ چائے استعمال ہوتی۔ برطانیہ کے بعد امریکہ اس کے بعد روس اس کے بعد نیوزی لینڈ۔ اس کے بعد جنوبی افریقہ اور اس کے بعد جرمنی کا نمبر ہے۔

دیگر ممالک کی نسبت چین میں چائے سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے جہاں اس کی سالانہ پیداوار کا اندازہ ۷۰ اور ۹۰ کروڑ پونڈ کے درمیان ہے۔ جاپان میں چائے کی کاشت انیسویں صدی میں شروع ہوئی ۱۸۲۰ء میں آسام میں چائے کے خودرو پودے پائے گئے۔ ۱۸۳۵ء میں چائے کا پہلا باغ ہندوستان میں بمقام لکھیم پور لگایا گیا۔ ۱۸۴۰ء میں آسام ٹی کمپنی قائم ہوئی بعد میں اس چائے کی کاشت بہار۔ اڑیسہ اور مدراس میں بھی شروع ہو گئی۔ سیلون میں چائے کی کاشت کا آغاز ۱۸۳۹ء میں ہوا اور ۱۸۷۵ء میں اس کو ترقی حاصل ہوئی۔ جاوا میں چائے کی کاشت کی طرف ۱۸۲۷ء میں توجہ کی گئی۔ ہندوستانی چائے چینی چائے کی نسبت زیادہ لذیذ اور تیز ہوتی ہے اس لئے اب ہندوستانی چائے کی مانگ بڑھ گئی ہے اور اس کے باعث چینی چائے کی برآمد کم ہو گئی ہے۔ چینی چائے کے پودے کی بلندی بارہ سے پندرہ فٹ تک ہوتی ہے۔ لیکن آسامی چائے کے پودے ان سے اونچے ہوتے ہیں۔ ان دونوں قسموں کے امتزاج سے ایک تیسری قسم کی چائے بھی معرض وجود میں آ گئی ہے جو ہائبرڈ آسامی چائے کہلاتی ہے اس کے پھولوں کا رنگ عموماً سفید ہوتا ہے۔ پھول کا ڈنٹھل چھوٹا ہوتا ہے۔ دارجلنگ میں یہ چائے سات ہزار فٹ کی بلندی پر پیدا ہوتی ہے۔ جاوا۔ سماٹرا۔ نیاس لینڈ۔ جارجیہ (علاقہ کوہ قاف) شمالی سیام کینیا اور نیپال میں بھی چائے پیدا ہوتی ہے۔ پنجاب میں کانگڑہ کے علاقہ میں پالم پور چائے کی کاشت کے لئے بہت مشہور مقام ہے۔ جہاں سے دور دور بکثرت چائے بھیجی جاتی ہے

چائے کے مفید یا مضر ہونے کے متعلق مختلف آراء ہیں۔ چائے تکان دور کرتی، تفریح پیدا کرتی اور دل و دماغ کو تقویت بخشتی ہے۔ ہاں اگر اس کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے تو بعض طبائع کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے لیکن بحیثیت مجموعی اس کے فوائد نقصانات سے زیادہ ہیں

دفتر محاسب کے ذریعہ چندہ بھیجنے والوں سے ضروری گذارش

ہم نے ان دوستوں سے جو اپنی رقوم بذریعہ دفتر محاسب ادا فرماتے ہیں۔ کئی دفعہ بذریعہ اخبار درخواست کی ہے۔ کہ وہ منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن افسوس ہے۔ بعض دوست اب بھی بغیر خریداری نمبر اپنے مقامی سکرٹری مال کی معرفت رقوم بھجوا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف دفتر کو پریشان ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ خود انہیں بھی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ تمام احباب آئندہ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ اپنے ہاں سکرٹری مال کو چندہ کی رقم دیتے وقت اپنا خریداری نمبر بتا کر تاکید فرما دیا کریں۔ کہ وہ منی آرڈر کوپن پر وضاحت کے ساتھ نمبر خریداری مع رقم تحریر فرمایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ایک پتہ مطلوب ہے

مسمی تاج دین ولد سر بشتہ قوم کھرل ساکن کٹھہ سیّر کا ضلع منٹگمری حال یوسف والا چک ۲۷ تحصیل سمندری ضلع لائل پور کا ہمیں پتہ نہیں۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو دیکھیں یا سنیں تو اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ان کی وصیت کے سلسلے میں ان کے پتہ کی ضرورت ہے۔ ضلع لائل پور اور منٹگمری کے احباب اس اعلان پر خاص طور پر نظر کر کے ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

غیر مذاہب کی جدوجہد

سناتن دھرمی پنڈت اور شدھی کا جواز

آل انڈیا سناتن دھرم سبھا کی جو کانفرنس ماگھ میلہ کی تقریب پر الہ آباد میں ہوئی ہے۔ اس میں ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ گڑھوال اور نیپال وغیرہ کے علاقوں سے بھی سناتن دھرمی بکثرت شریک ہوئے۔ آریہ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ اس موقعہ پر بڑے بڑے سناتنی پنڈتوں نے ایک انقلابی ریزولیشن پاس کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ "جو ہندو کسی لالچ ترغیب یا کسی دوسرے طریقہ سے اپنے دھرم کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور بعد میں اپنی غلطی کا احساس اور سچے دل پشچاتاپ (توبہ) کرتا ہے۔ اور پریاگ میں گنگا کے پانی میں اشنان کر کے شدھ ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں اسے ہندو دھرم میں اسی طرح لے لیا جائے جس طرح وہ پہلے ہندو جاتی کا ممبر تھا۔" یہ ریزولیشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ بیان کیا گیا۔ کہ یہ پہلے بنارس کے بڑے بڑے پنڈتوں کے سامنے پیش ہوا۔ اور انہوں نے اس پر دستخط کر دیئے تھے۔

یہی نہیں بلکہ آریوں کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ سناتنی پنڈت دوسری اقوام سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہندو جاتی میں داخل کر لینے کا فتویٰ صادر کر رہے ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کے دلت ادھار سمیلن کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مہاتما نرائن سوامی نے کہا کہ "اتری بھارت کی سناتن دھرم آدی سبھاؤں نے بھی اب اپنا دِاشٹی کون بدل کیا ہے۔ اور وہ بھی اب اس سدھار کاریہ میں بھاگ لینے لگی ہیں"

دلت ادھار اور آریہ سماج

آریہ سماجی جن اچھوتوں کو شدھ کرتے ہیں۔ باوجود اس کے ان کے ساتھ عملی طور پر کوئی بہتر سلوک نہیں کرتے اور سوسائٹی میں ان کو کوئی حقوق نہیں دیتے۔ پھر بھی پروپیگنڈا کا یہ اثر ہے۔ کہ یہ تحریک ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کے دلت ادھار سمیلن کے پردھان "مہاتما نارائن سوامی" نے کہا "میگھوں۔ ڈوموں۔ کبیر پنتھیوں۔ بٹوالوں۔ چماروں اور مہتروں آدی کی شدھی کا کاریہ شروع ہے۔ ان کو سماج میں لیا گیا۔ اور اس سمیہ تک دس لاکھ سے ادھک اچھوتوں کو شدھ کر کے ان سے اچھوت پن دور کر دیا گیا ہے"

جب مذہبی صداقتوں سے عاری ہونے اور عملی مساوات نہ دے سکنے کے باوجود آریہ سماج لاکھوں اچھوتوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے تو اسلام کی صداقتوں اور نو مسلموں کے لئے مساوی حقوق کی تعلیم کو ان لوگوں تک پہنچانے پر شاندار کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمان اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔

دلت ادھار کانفرنس کے ریزولیشن

مذکورہ بالا دلت ادھار کانفرنس میں جو ریزولیشن پاس کئے گئے۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماجی ہوا کا رخ کس طرف ہے۔ چنانچہ ایک ریزولیشن یہ ہے۔ کہ "یہ کانفرنس ہندو جاتی میں اچھوت پن کی موجودگی کو ویدِک شاستر سمرتی آدی دھرم گرنتھوں کے بالکل خلاف خیال کرتی ہے۔ اور ہندو ماتر سے سانور ودھ یہ پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ کسی دلت بھائی سے اچھوت پن کا بیوہار نہ کرے۔ کیونکہ دیش و جاتی کو اس سے بھاری نقصان پہنچتا ہے۔ اور آئندہ پہنچنے کا سخت خطرہ ہے۔ دوسرا ریزولیشن یہ ہے۔ کہ "یہ کانفرنس اپنے ان ہریجن بھائیوں سے جن کے سر پر چوٹی نہیں۔ جن کے نام ہندووانہ نہیں۔ اور جو مُردوں کو نہیں جلاتے۔ اور شادی ویدک ریتی سے نہیں کرواتے۔ اور جو یگیوپوت نہیں پہنتے۔ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کا نام ہندووانہ رکھیں۔ اور شادی ویدک ریتی سے کریں۔ مُردوں کو جلائیں۔ اور یگیوپوت پہنیں۔ ایک اور ریزولیشن ملاحظہ ہو۔ "یہ کانفرنس مہاتما گاندھی

آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور دوسرے سیاسی نیتاؤں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ آنے والی اصلاحات میں ہریجنوں کو جو ہندو سماج کا ہی ایک رنگ ہیں مستقل اقلیت جیسا کہ انگریزی سرکار بنانا چاہتی ہے۔ بننے سے بچائیں۔ نیز یہ کہ یہ کانفرنس اپنے ہریجن ممبروں پر یہ واضح کرتی ہے۔ کہ گذشتہ تیس سالوں میں انہوں نے اپنے ہریجن بھائیوں کے لئے حقوق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لہٰذا ان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی جاتی کی بہتری اور بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص کوشش کریں" وغیرہ وغیرہ۔

عرب میں آریہ سماج کا پرچار

گو ہندوستان میں آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے اپنی عملی زندگی سے اسے خارج کر رہے ہیں۔ اور سماجی لیڈر اس کا اعتراف بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ بعض آریہ سماجی ابھی تک غیر ممالک میں اس کی اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اخبار پرکاش کے شوراتری نمبر میں مندرجہ صدر عنوان سے "پنڈت رُچی رام آریہ اپدیشک" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے تمام اسلامی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس مذہب کی چار کتب کا عربی میں ترجمہ کرا کر انہیں شائع کیا جا چکا ہے۔ اور پھر ان کا ترجمہ فرانسیسی میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ ترکی میں بھی وہ ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہیں۔ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ میں قریباً چھ ماہ حلب میں مقیم رہا۔ وہاں روزانہ انقرہ سے گاڑیاں آتی اور جاتی ہیں۔ اور میں ترکی میں شائع شدہ کتب مسافروں کے ذریعہ ترکی میں پہنچاتا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے جبل دروز میں بھی دورہ کیا۔ اور دروزیوں میں پرچار کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ لوگ چاہتے تھے۔ کہ میں ہمیشہ ان میں پرچار کروں۔ دمشق میں بھی کافی عرصہ پرچار کیا۔ جس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ ایک پہاڑی گاؤں مقعطلم میں ایک دوست نے مجھے دعوت دی۔ کہ اپنے خیالات ان کو سناؤں۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا۔ اور وہاں کے مقامی سکول میں لیکچر دیا۔ وہاں ایک کتاب مجھے دکھائی گئی۔ جو ہندوازم